Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۳۵ — تار کا پتہ: الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

۲۴ فتح ۱۳ ھش	یکم ماہ فتح	۲۵ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ	یکم دسمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۸۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعۃ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع یہ ہے۔ کہ حضور کو کل ۹ بجے شب کے بعد بخار میں زیادتی ہو گئی تھی درجہ حرارت ۱۰۲ سے کچھ اوپر ہوگیا۔ آج دن میں دائیں گھٹنے میں شدید درد رہا۔ جو اس وقت بھی ہے۔ دوسرے ماؤف جوڑوں میں درد دبا ہوا ہے۔ اس وقت درجہ حرارت ۱۰۰.۲ ہے جو کل کی نسبت کم ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ آج خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید درد سر اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

- آج ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ قریشی فیروز محی الدین صاحب نائب مہتمم اطفال کی صدارت میں ہوا جس میں بچوں کے لئے واعظانہ رنگ میں بہت سی تقریریں کی گئیں۔

- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے آج قادر آباد متصل قادیان نے ایک بکرا اور کچھ رقم برائے تقسیم غرباء دار الشیوخ کو دی۔ لجنہ اماء اللہ دار البرکات حلقہ نے ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔ خدام الاحمدیہ محلہ دار الرحمت نے ایک بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔

- نظارت دعوۃ و تبلیغ نے گیانی واحد حسین صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو ملوند ی گھوڑ وال اور گیانی عباد اللہ صاحب کو لاہور جلسہ میں شرکت کے لئے بھیجا ہے۔

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

(از ایڈیٹر)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو اطلاعات "الفضل" میں شائع ہوتی ہیں۔ ان سے احباب جماعت کو معلوم ہو رہا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ماہ نومبر کی ابتدا سے ہی علیل چلی آ رہی ہے۔ ابتدائی چند دنوں میں حضور باوجود علالت کے نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لاتے۔ اور مغرب سے عشاء تک مجلس میں رونق افروز ہو کر معارف وحقائق بیان فرماتے رہے۔ لیکن ۵ نومبر کی رات کو درد نقرس کا سخت دورہ ہو گیا۔ اور ساتھ ہی حرارت بھی۔ یہ تکلیف اب تک چلی جا رہی ہے۔ اور اس میں روز بروز شدت نہایت تکلیف کا موجب ہو رہی ہے۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود اس قدر شدید علالت کے دن رات مہمات دینیہ کی سرانجام دہی میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ حضور کے لئے چلنا ممکن نہیں۔ اس لئے باہر تشریف نہیں لا سکتے۔ اور نہ خطبات جمعہ ارشاد فرما سکتے ہیں۔

علالت کی وجہ سے حضور کی تکلیف اور حضور کے برکات سے محرومی کے پیش نظر ساری جماعت حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے ساتھ دعائیں کر رہی۔ اور صدقات دے رہی ہے۔ روزے بھی رکھے جا رہے ہیں لیکن حضور کی علالت کی طوالت اور شدت اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ ساری جماعت دعاؤں میں مصروف ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور الحاح سے عرض کرے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل اور کرم سے یہ گراں بہا نعمت جو ہمیں عطا کر رکھی ہے۔ اس سے نہ صرف ہمیں بلکہ ساری دنیا کو زیادہ سے زیادہ فیوض حاصل کرنے کا موقعہ عطا کرے۔ اور حضور کو کامل صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما کر ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جماعت احمدیہ پر مجموعی اور انفرادی رنگ میں اس قدر احسانات ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے۔ اور اتنے بڑے احسان ہیں۔ کہ ان کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی۔ پھر کوئی احمدی ایسا نہیں۔ جو اپنی ذات میں حضور کے غیر معمولی برکات محسوس نہ کرتا ہو۔ اور جسے حضور کی علالت اور تکلیف کی وجہ سے سخت اضطراب اور کوفت نہ ہو۔ ایسی صورت میں ہم عاجز جو کچھ کر سکتے ہیں وہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں حضور کی صحت و عافیت کے لئے درد اور کرب کے ساتھ التجا کریں۔ اور اس شافی مطلق کو نہایت ہی دردمندانہ طور پر پکاریں۔ جس کے قبضۂ قدرت میں کامل شفا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو دعاؤں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے جس قدر زور دیا ہے۔ اس سے کوئی احمدی ناواقف نہیں ہو سکتا۔ ایک موقعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ دعا سے بڑھ کر اور کوئی ہتھیار نہیں۔"

اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ صحیح معنوں میں دعا کرنا۔ اور اسے قبولیت کے مقام پر پہنچنے کے قابل بنانا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ اس کے لئے خاص جدوجہد خاص تبدیلی اور خاص قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ اور نہیں جانتے۔ کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہونچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے"۔

وہ جماعت جس کا ہر ایک مخلص فرد اپنے پیارے اور محبوب امام کے اشارے پر جان تک قربان کر دینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اپنے امام کی صحت و عافیت کی دعا کرتے وقت اس قسم کی موت اپنے اوپر وارد کرنا جسکا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کونسی مشکل بات ہے۔ پس احباب جماعت ایسی حالت پیدا کر کے دعائیں کریں۔ تا خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری پکار سنے۔ ہماری التجا کو قبول فرمائے۔ اور ہمارے گناہوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے ہمیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیوض اور برکات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ بخشے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی گزارش ہے۔ کہ وہ دعائیں بھی کی جائیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیماری سے شفایابی کے متعلق بذریعہ الہام سکھلائی گئیں۔ مثلاً سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد۔ اس کی شان نزول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ایک دفعہ تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا۔ کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے الہام کر کے یہ دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔"

ایک اور الہامی دعا جو شفایابی کے متعلق ہے یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ۔

یہ دعائیں بھی ضرور کی جائیں اور اس کامل یقین کے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حکومت جموں و کشمیر سے ایک ضروری استدعا

جماعت احمدیہ سرینگر کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں باتفاق آراء حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کشمیر مسجد احمدیہ سرینگر کے قرب وجوار میں ایک سنیما ہال بنانے کی اجازت دے رہی ہے۔ جو سراسر مسجد کی تقدیس کے منافی ہونے کے علاوہ مذہبی امور کے سرانجام دینے میں خلل اندازی ہے۔ اور جس کا لازمی نتیجہ مذہبی جذبات کو بھڑکانا ہے۔

لہٰذا یہ اجلاس خصوصی حکومت کشمیر سے پر زور مگر ادب سے استدعا کرتا ہے۔ کہ کسی ایسی تجویز کو منظور نہ فرمایا جائے۔ نیز قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول آنریبل پرائم منسٹر صاحب پبلک ورکس منسٹر صاحب۔ صدر صاحب بلدیہ سرینگر۔ ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور پریس کو بھیجی جائے۔

محمد الدین سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سرینگر۔

پنجاب احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے سنہ ۴۶-۱۹۴۵ء کے عہدہ داران کا انتخاب

پنجاب کے تمام احمدی طلبار کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا جنرل اجلاس زیر صدارت شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ احمدیہ ہوسٹل میں منعقد ہو کر مندرجہ ذیل عہدیداران کا سال نو ۴۶-۱۹۴۵ء کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۱۔ ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی	پریذیڈنٹ
۲۔ ناصر احمد ظفر	سکرٹری
۳۔ عبد اللطیف صاحب	اسسٹنٹ سیکرٹری
۴۔ حبیب اللہ صاحب	سکرٹری مال

(خاکسار ناصر احمد ظفر سیکرٹری ۲۔ ڈیوس روڈ احمدیہ ہوسٹل لاہور)

انصار اللہ کے فارم جلد مکمل کر کے واپس کریں

جہاں جہاں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ ان کے ممبران کے کوائف معلوم کرنے کیلئے (جس میں ہر ایک ممبر کیلئے وعدہ تبلیغ پندرہ روزہ۔ اور ان کے غیر احمدی رشتہ داروں کے متعلق معلومات وغیرہ کے لئے خانے رکھے ہوئے ہیں) ہر ایک مجلس کو یہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے یہ فارم مکمل ہو کر واپس نہیں آئے۔ اس وجہ سے ایسی مجالس میں ابھی تک مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے مرتبہ پروگرام کے مطابق پوری طرح کام جاری نہیں ہو سکا۔ زعماء صاحبان انصار اللہ کو سخت تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۵ء تک فارم کوائف انصار مکمل کر کے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔

× اگر کسی زعیم صاحب کے پاس یہ فارم محفوظ نہ رہے ہوں یا مرکز سے نہ پہنچے ہوں۔ تو بہت جلد دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے طلب فرمائیں۔ (قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک اور مبارک تقریب

خدا تعالیٰ کے احسان بیکراں کا شکر اور درخواست دعا

از جناب نواب زادہ خان محمد عبد اللہ خان صاحب

میرے بیٹے عباس احمد خان سلمہ اللہ تعالیٰ کی تاریخ شادی ۹ دسمبر ۱۹۴۵ء مقرر ہوئی ہے۔ ان کی دلہن میری بھانجی عزیزہ امۃ الباری بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو صاحبزادیوں سے نوازا ہے۔ اب ہمارے خاندان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری پوتی آ رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اس قدر احسان ہے۔ کہ اگر ہمارے ناک سجدات شکر کرتے کرتے گھس بھی جائیں۔ تو ہم شکر ادا نہیں کر سکتے۔ پس احباب سے میری درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں قولی اور فعلی شکر کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو فریقین کے لئے نہایت بابرکت کرے۔

میرا بچہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے ذوق شوق سے خدمت دین میں حصہ لے رہا ہے۔ اب وہ زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ اہلی زندگی اپنے اندر بہت سی دلچسپیوں اور غفلتوں کے سامان رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے بچہ کو ہر قسم کی غفلتوں سے بچائے اور اس ذمہ داری کو جسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ پورا کرنے کی توفیق دے۔ دونوں میاں بیوی رضا و رغبت سے آستانہ محبوب حقیقی پر جھکے رہیں۔ ان سے وہ نسل پیدا ہو جو نہ صرف خود اللہ تعالیٰ کے عشق و محبت میں مخمور ہو بلکہ دوسروں کو بھی اس راہ کا مستانہ اور عاشق بنا دے۔ آمین۔

جلسہ گاہ کی تعمیر کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں

جو دوست ٹینڈر دینا چاہیں۔ وہ اپنا ٹنڈر ۵۔ دسمبر ۱۹۴۵ء سے قبل دفتر نظامت سپلائی و سٹور جلسہ سالانہ میں بند لفافہ میں بھیجدیں۔ اور اپنے ہر قسم کے ریٹ پوری تفصیل سے تحریر کریں۔

(ناظم سپلائی و سٹور)

قائد مجالس فوری توجہ کریں

الفضل مورخہ ۳۔ اکتوبر میں صدر مجلس کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مجالس خدام پانچ سے بیس تک کے تمام افراد جماعت کے متعلق یہ اطلاع دفتر میں پہنچائیں کہ ان میں سے کون خواندہ ہیں اور کون ناخواندہ ہیں اور جو خواندہ ہیں انہوں نے کیا تعلیم حاصل کی ہے۔ یا کر رہے ہیں۔ اس اطلاع کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیل کا ہونا ضروری ہے۔

نام طفل یا خادم۔ ولدیت۔ عمر۔ کس قدر تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ تعلیم جاری ہے۔ تو کس جماعت میں ہے۔ ناخواندگی کی صورت میں ناخواندگی کی وجہ۔

اس سلسلہ میں اس وقت تک صرف مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ باقی مجالس جلد از جلد توجہ کریں۔

(۱) لودھی ننگل (۲) شملہ (۳) چک ۳۳ جنوبی سرگودھا (۴) چک 121/ج ب لائل پور۔ (۵) گروٹی شاہپور (۶) لاہور (۷) چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ (۸) گوجرانوالہ۔ (۹) پٹیالہ (۱۰) لاہور (۱۱) حیدر آباد دکن۔ (۱۲) لکھنو (۱۳) انبالہ شہر (۱۴) جمشید پور۔

(عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عربی تقاریر کا چوتھا انعامی مقابلہ

عربی زبان کو رائج کرنے کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ عربی بولنے والوں کو اس زبان میں تقریر کی مشق ہو۔ اس سلسلہ میں کچھ عرصہ سے جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ہر سال عربی تقاریر کے دو انعامی مقابلے ہوتے ہیں۔ اس سال کی دوسری ششماہی کا انعامی مقابلہ مورخہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۵ء کو ہوگا انشاء اللہ مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک مضمون پر مقرر دس منٹ تک اپنے خیالات ظاہر کریگا۔ (۱) علامات الساعۃ الکبریٰ (۲) حروب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۳) المدنیۃ المغربیۃ صائرۃ الی الزوال (۴) قضیۃ فلسطین۔

مقررین میں سے حسب فیصلہ جج صاحبان اول۔ دوم اور سوم رہنے والوں کو آخر پر مقررہ انعامات پیش کئے جائینگے۔ اس مقابلہ میں سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کے علاوہ دوسرے تمام لوگ شریک ہو سکتے ہیں۔ خواہ وہ اس وقت طالب علم ہوں یا نہ ہوں۔ شریک ہونے والوں کو چاہئے کہ پندرہ دسمبر تک اپنے نام اور انتخاب کردہ مضمون سے تحریری طور پر جامعہ احمدیہ کو مطلع کر دیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر بروز بدھ۔ جمعرات جمعۃ المبارک منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اپنے غیر احمدی عزیزوں دوستوں کو شمولیت کی دعوت دیں اور تیار کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے ——— نہ کہ ایڈیٹر کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمد رسول کی بشارت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں

وَھُوَ یُدعیٰ اِلَی الاِسلام کے مصداق کون ہیں

(از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

سوال۔ محمودی صاحبان نے آیت وھو یدعیٰ الی الاسلام کے رو سے استدلال کرکے احمد رسول کی بشارت کا مصداق جناب مرزا صاحب کو قرار دیا ہے۔ اور استدلال یوں کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت آپ کے بغیر اسلام کہیں موجود نہ تھا۔ لیکن جناب مرزا صاحب کے وقت بھی اور پہلے بھی اسلام موجود تھا۔ اس لئے مخالف علماء بزعم خود مدعیٔ اسلام ہونے سے مرزا صاحب کو اسلام کیطرف دعوت دیتے ہیں۔ کہ آؤ جس اسلام پر ہم ہیں اسے قبول کرو۔ مگر یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کسی کی طرف سے پیش نہ کی گئی۔ پس بشارت احمد رسول کا مصداق وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جس کی یدعیٰ الی الاسلام کی علامت سے تصدیق ہو۔ اور وہ بقول محمودی صاحبان جناب مرزا صاحب ہو سکتے ہیں۔

لیکن اگر اس استدلال کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس سے جناب مرزا صاحب کی ذات پر خطرناک حملہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جو شخص وھو یدعیٰ الی الاسلام کا مصداق ہوگا۔ وہی فقرہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب کا بھی مصداق قرار پائے گا۔ اور ھو یدعیٰ کی ضمیر ھو کا مرجع اسے اظلم اور مفتری بھی قرار دے گا۔

جواب۔ یہ سوال کئی بار تحریراً و تقریراً غیر مبائع اور غیر احمدی اصحاب کی طرف سے پہلے بھی پیش ہو چکا ہے۔ جس کا جواب اب پھر حسب ذیل دیا جاتا ہے۔

(۱)

جب سوال میں یہ فقرہ بھی پیش کیا ہے۔ کہ "مخالف علماء بزعم خود مدعی اسلام ہونے سے مرزا صاحب کو اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ کہ آؤ جس اسلام پر ہم ہیں اسے قبول کرو"۔ بزعم خود والی بات علماء مخالفین کے مسلمہ کی رو سے پیش کرنا تاکہ مسلمہ خصم کے رد سے مخالف پر اتمام حجت کی جائے۔ یہ بات قابل اعتراض کیونکر ہوئی۔ جس کا مفاد صرف اتنی ہی ملحوظ ہو۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے وقت اسلام موجود تھا۔

(۲)

اگر مزعومہ صورت کے رو سے استدلال کا فائدہ بلحاظ بشارت احمد رسول کے مصداق کے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو معترض کے نزدیک کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ثابت ہوگا؟ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے۔ تو اشکال اور اعتراض کی صورت تو اس طرح بھی قائم ہی رہی۔ کیا وھو یدعیٰ الی الاسلام کی ضمیر کا مرجع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرار دینے سے وہی اظلم اور مفتری کی زد نعوذ باللہ آپ پر بھی نہ پڑے گی خصوصاً اس صورت میں کہ من اظلم ممن افتریٰ سے مدعی مراد ہو نہ کہ مکذب۔

(۳)

اگر یہ دونوں صورتیں غلط ہیں یعنی نہ ہی ھو یدعیٰ الی الاسلام کا حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصداق بنانا درست ہے نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وھو یدعیٰ الی الاسلام کا صحیح مطلب اور درست مفہوم کیا ہو سکتا ہے۔

میرے نزدیک ھو یدعیٰ الی الاسلام کا مصداق اس جگہ مدعیٔ صادق کی حیثیت کا انسان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مدعیٔ صادق جو احمد رسول ہے اس کے مکذبین مراد اور مصداق ہیں۔ اور اسکی حسب ذیل وجوہ ہیں۔

(۱) احمد رسول جس کی بشارت دی گئی ہے۔ اس کی پوزیشن اور صداقت کو فلما جاءھم بالبینات کے رو سے واضح اور صاف کر دیا گیا ہے۔ کہ جن بینات اور کھلے نشانوں کے ساتھ وہ آئے گا۔ وہ اس کے دعوے کی صداقت ثابت کرنے والے ہوں گے۔ لیکن مکذبین قالوا ھٰذا سحر مبین کہہ کر احمد رسول کے بینات کو سحر مبین قرار دینگے۔ جو محض افترا ہوگا۔ یعنی بینات کو سحر مبین کہنا افترا ہوگا۔ اور یہ افترا احمد رسول کی تصدیق کے مقابل بصورت تکذیب ظلم ہوگا۔ اور ایسا کرنے والے قوم کی صورت میں قرار دئیے جانے سے واللہ لا یھدی القوم الظالمین کے مصداق ہونے سے ناکام اور نامراد ہونگے۔ اور ہدایت سے محروم۔ پس احمد رسول کا دعوے بینات کے ذریعہ متحقق ہونا اسے ممتاز کر دیتا ہے۔ اور حق شناسوں کے لئے کوئی صورت شبہ کی بینات کے ہوتے ہوئے باقی نہیں رہتی اور انہی بینات کو بصورت افترا سحر مبین کہنا ظلم ہے۔ اور لا یھدی القوم الظالمین کے لفظ قوم سے بھی اس حقیقت کو نمایاں کر دیا گیا ہے۔ کہ اظلم اور مفتری اس موقعہ پر مدعی شخص نہیں۔ کیونکہ اس کا تو اس سے پہلے احمد رسول اور بینات کے الفاظ سے بخوبی تعین ہو چکا ہے۔ اب تو بینات کو سحر مبین کہنے والے مکذبین کی شستہ حالت قابل تصفیہ تھی۔ کہ بینات کو سحر مبین کہہ کر احمد رسول کی تکذیب کرنے والوں کا مغالطہ طالبان حق پر کیسے کھلے۔ سو اس کے جواب کے لئے پہلے تو قالوا کے قول کے قائلین اور بینات کو سحر کہنے والوں کو اظلم اور مفتری قرار دے کر لا یھدی القوم الظالمین سے دو باتوں کا اظہار کر دیا۔ ایک یہ کہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام سے مراد قوم کے لوگ ہیں جنہیں من اظلم کے مقابل رکھ کر بتا دیا گیا۔ کہ من اظلم اور مفتری اور یدعیٰ الی الاسلام یہ ہر سہ اوصاف مذمومہ قوم ظالمین کے ہیں۔ جن کے مقابل احمد رسول بینات کے ذریعہ مفتری نہیں نہ ہی اظلم ہے۔ نہ ہی یدعیٰ الی الاسلام ہے بلکہ داعی الی الاسلام ہے۔ اور قوم ظالمین جو مکذبین ہے۔ جس کی غرض لوگوں کو احمد رسول کی تصدیق سے بینات کو سحر مبین کہہ کر روکنا ہے۔ اس کی نسبت لا یھدی فرما کر اس کی ناکامی اور نامرادی کی پیشگوئی کرنا۔ اور اس کے مطابق ان ظالموں کا نامراد رہنا۔ اور احمد رسول کا کامیابی حاصل کر لینا جیسا کہ یریدون لیطفئوا نور اللہ واللہ متم نورہ سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ نور کے لفظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ احمد رسول چاند کی طرح ہوگا۔ کیونکہ قرآن کریم میں والشمس ضیاءً والقمر نوراً کی آیت میں سورج کو ذاتی روشنی والا قرار دیا گیا ہے۔ اور چاند کو والقمر اذا تلٰھا کے رو سے سورج کی پیروی سے نور حاصل کرنے والا بتایا گیا ہے۔ سورج میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ لیکن چاند جو نور ہے۔ اس میں کمی بیشی کی صورت پائی جاتی ہے۔ اس سے یہ استدلال بھی پایا جاتا ہے۔ کہ احمد رسول جس کی نسبت واللہ متم نورہٖ فرمایا گیا ہے۔ اور چاند قرار دیا گیا ہے۔ وہ احمد رسول چاند ہونے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ آپ تو صاحب شریعت نبی ہونے کی وجہ سے سورج کی طرح ہیں۔ جسمیں کمال ہی کمال ہے۔ لیکن احمد رسول چاند کی طرح ہونے سے واللہ متم نورہٖ کی پیشگوئی کے مطابق قبل از اتمام حالت سے اتمام تک پہنچنے سے نور تام اور بدر کامل تک کی ترقی کا بھی محتاج ہے۔

(۴)

فقرہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب میں الکذب کو معرف باللام کی صورت میں لانا بھی خاص کذب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو عہد خارجی کے معنوں میں پایا جاتا ہے اور وہ الکذب وہی ہے جو قالوا ھٰذا سحر مبین کے قائلین ظالمین کی افترا پردازی کی طرف اشارہ کر رہا ہے یعنی احمد رسول کے بیّنات کو سحر مبین کہنے کا جھوٹ۔

(۵)

یہ خیال کہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب جس کے رو سے مفتری کو ہی اظلم کہا گیا ہے نہ کہ مکذّب کو۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آیت من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب بآیاتہٖ میں علاوہ مفتری کے مکذب آیات اللہ کو بھی اظلم قرار دیا گیا ہے۔ اور ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ کے رو سے مساجد سے روکنے والے کو بھی اظلم کہا گیا ہے۔ پس اظلم کا لفظ مفتری سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خاص نہیں۔

(۶)

یہ خیال کہ مفتری یا افترا کا لفظ صرف مدعی کاذب کے لئے قرآن میں مخصوص کیا گیا ہے۔ اس لئے سورہ صف کی آیت ومن اظلم ممن افترى على الله الكذب میں افتری کے لفظ سے مدعی کاذب ہی مراد ہو سکتا ہے۔ نہ کہ مکذب آیات اللہ۔ درست نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں بعض ایسی آیات بھی ہیں۔ جن میں افتراء کرنے والے مدعی نبوت کاذبہ کے سوا دوسرے لوگ بھی قرار دیئے گئے ہیں۔ افتراء کا لفظ فریہ سے ماخوذ اور مشتق ہے۔ اور فریہ اور کذب بلحاظ مفہوم ایک ہی ہیں جیسا کہ آیت من اظلم ممن افترى على الله كذبا اوكذب بآياته انه لا يفلح الظلمون سے ثابت ہے۔ کہ جس طرح کذب کو مفتری کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ویسے ہی مکذب کی طرف۔

علاوہ اس کے مکذبین کا احمد رسول کی صداقت کے بینات کو سحر مبین قرار دینا بھی تو افترا ہے سورۂ عنکبوت میں کفار کو جو کفر کرنے والے اور مومنوں کے بالمقابل تھے۔ ان کی نسبت بھی افترا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ مدعی نبوت نہ تھے بلکہ مدعی صادق کے مکذب تھے۔ آیت یہ ہے۔ وقال الذين كفروا للذين امنوا اتبعوا سبيلنا ولنحمل خطايكم وما هم بحملين من خطاياهم من شيء انهم لكذبون وليحملن اثقالهم واثقالا مع اثقالهم وليسئلن يوم القيمة عما كانوا يفترون۔ اس آیت میں جن معنوں میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے مقابل کافروں کو انہم لکذبون کے فقرہ میں کاذب قرار دیا انہی معنوں میں ان کافروں کو عما کانوا یفترون میں مفتری قرار دیا ہے۔ حالانکہ وقال الذین کفروا کا فقرہ الذین امنوا کے مقابل رکھ کر بتایا گیا ہے۔ کہ یہ کاذب اور افترا کرنے والے مدعی نبوت کاذبہ نہ تھے بلکہ مومنوں کے مقابل مدعی صادق اور نبیٔ صادق کی تکذیب اور کفر کرنے والے تھے۔ ایسا ہی سورۃ نحل کی آیت انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بایت الله واولئك هم الكاذبون کے رو سے صادق رسول کے آیات صدق پر ایمان نہ لانے والوں کو مفتری اور کاذب کہا گیا ہے۔ گویا مکذبین اور کافرین کا صادق رسول کی مخالفت میں غلط خیالات پھیلانا اور لوگوں کو بہکانا ایسے غلط خیالات کو افترا اور کذب ہی قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ احمد رسول کے بینات کو آج موجودہ زمانہ میں آپ کے مکذبین سحر مبین اور دہوکا قرار دیکر لوگوں کو دہوکا دے رہے ہیں۔ اور غلط خیالات یعنی حیات مسیح وغیرہ کے جو قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہیں۔ ان کو صحیح قرار دیتے ہوئے لوگوں کو احمدیت سے روکتے ہیں یہ سب کارروائی کذب اور افترا ہی کے معنوں میں ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ مخالف لوگوں پر قرآن وحدیث کے رو سے اتمام حجت بھی کر دی گئی کہ مسیح فوت ہو گئے لیکن پھر بھی حیات مسیح کو قرآن کی طرف منسوب کرنا صریح افترا ہے۔ اور آیت انظر کیف یفترون علی الله الکذب وکفی به اثما مبینا (النساء) سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکذب اور مشرک لوگوں کو مفتری علی اللہ کہا گیا ہے۔ صرف اس بات پر کہ مشرک لوگ اپنی قومی رسوم جو حلال حرام یا بت پرستی کے متعلق مروج تھیں انہیں آبائی تقلید میں خدا کی طرف منسوب کرتے تھے اور خود اپنے دعوائے الہام کے رو سے بطور افترا خدا کی طرف منسوب یہ کرتے تھے۔ جب اسے بھی قرآن میں افترا علی اللہ کہا گیا ہے۔ تو جن بینات کو قرآن احمد رسول کی صداقت کے نشان پیش کرتا ہے۔ انہیں سحر مبین کہنا اور آبائی تقلید کے غلط خیالات کو باوجود اتمام حجت کے خدا کی طرف منسوب کرنا اور یہ کہنا کہ خدا قرآن میں کہتا ہے۔ کہ مسیح زندہ معہ جسم عنصری آسمان پر ہے کیا یہ افترا علی اللہ نہیں ہے۔ میرے نزدیک تو یہ افترا ہی ہے۔ انہی معنوں میں آیت وانعام حرمت ظهورها وانعام لا يذكرون اسم الله عليها افتراء عليه سيجزيهم بما كانوا يفترون اور آیت وحرموا ما رزقهم الله افتراء على الله (انعام) میں بھی مدعی نبوت کاذبہ مراد نہیں بلکہ مکذب اور رسم پرست مشرک ہیں۔

(۷)

یہ کہنا کہ وھو یدعی الی الاسلام میں ھو ضمیر واحد اور یدعی کا صیغہ واحد غائب ایک شخص پر دلالت کرتا ہے۔ نہ کہ جمع پر اور من اظلم ممن افتری علی الله الکذب کے لفظ مَنْ کے مرجع ہونے سے ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس سے مدعی کاذب مراد ہے۔ اس کے جواب میں عرض کیا جاتا ہے۔ کہ مَنْ کا لفظ واحد جمع مذکر مونث سب کے لئے عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی اسکی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً واحد مذکر کے لئے آیت من فعل هذا بالهتنا انه لمن الظالمين (انبیاء) میں مَن واحد مذکر استعمال ہوا ہے۔ اور آیت ومن يقنت منكن لله ورسوله (احزاب) میں مَنْ واحد مؤنث کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ آیت ومن عنده لا يستكبرون عن عبادته ولا يستحسرون (انبیاء) میں بصیغہ جمع استعمال ہوا ہے۔ پس مَن کے بعد ضمیر واحد اور ضمیر جمع دونوں طرح استعمال ہو سکتی ہیں۔ اور مَن اپنی وضع میں باوجودیکہ وہ مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن خواہ مذکر کے لئے اور خواہ مؤنث کے لئے بصیغۂ لاحقہ دونوں حالتوں میں مذکر ہی استعمال ہوگا۔ جیسا کہ آیت ومن يقنت منكن لله ورسوله وتعمل صالحا میں یقنت جو صیغۂ واحد غائب مذکر مضارع کا ہے۔ اور منکن کے قرینہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مَن سے مراد اسجگہ مونث ہے۔ نہ مذکر لیکن صیغہ مونث کے لئے بھی اس جگہ یَقْنُت کا صیغہ مذکر ہی استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ مَن کا لفظ وضع لغت میں بصورت لحوق و وصل جب فعل مضارع کے لئے استعمال ہوگا تو اس کے لئے یَقْنُت کی طرح صیغہ مذکر ہی استعمال ہوگا۔ ہاں جب فصل کی صورت درمیان میں پیدا ہوگی تب فرق پیدا ہونے پر اس کے لئے صیغۂ تانیث استعمال کر دیا جائیگا۔ جیسا کہ فقرہ ومن یقنت منکم لله ورسوله وتَعْمَلْ صالحاً میں یقنت جو فعل مضارع ہے۔ بصورت وصل بہ صیغۂ مذکر استعمال ہوا ہے لیکن تعمل صالحا میں جو فعل مضارع ہے بصورت فصل مؤنث استعمال ہوا ہے حالانکہ یَقْنُتْ اور تَعْمَلْ دونوں فعلوں میں ازواج مطہرات سے ہر ایک حرم اطہر ہی مراد ہے۔ اور دونوں کی ضمیر کا مرجع من ہی ہے۔ اور مَن کا ضمیر واحد مذکر اور جمع مذکر کے لئے مرجع ہونا بلکہ ایک ہی قسم کی عبارت میں دونوں کا نمونہ پایا جانا ذیل کی آیت سے ظاہر ہے۔ بلیٰ مَنْ اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ یہاں من کو وجہہ کی ضمیر واحد اور ھُوَ کی ضمیر واحد اور فلہ کی ضمیر واحد اور اجرہ کی ضمیر واحد اور عند ربہ کی ضمیر واحد کا بھی مرجع ٹھہرایا گیا ہے۔ اور پھر اس کے بعد اسی سلسلۂ کلام میں ولا خوف علیہم کی ضمیر ھِمْ جو جمع کی ہے۔ ولا ھُمْ کی ضمیر ھُمْ جو جمع کی ہے۔ اور یحزنون کے فعل مضارع میں جو ضمیر جمع کی ہے۔ ان جمع کی ضمائر کا مرجع بھی وہی لفظ مَنْ ہے۔ اور واحد اور جمع دونوں طرح کی ضمیروں کا نمونہ ایک ہی مرجع کے لئے جو مَنْ ہے۔ ایک ہی کلام میں پیش کیا گیا ہے۔

اسی نمونہ پر وَمَنْ اظلم ممن افترى على الله الكذب وهو يُدعى الى الاسلام والله لا يهدى القوم الظلمين۔ يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون ہے۔ اس میں بھی مَنْ مرجع ہے۔ اور افتری کی ضمیر واحد مذکر اور ھو کی ضمیر واحد مذکر مَن کی طرف راجع ہے۔ پھر من اظلم ممن افترى على الله الكذب وهو يدعى الى الاسلام کے رو سے جسے من اظلم اور مفتری اور کذاب اور یدعی الی الاسلام کے معنوں میں بصیغۂ واحد ذکر کیا گیا ہے۔ بعد کے فقرہ میں جو والله لا يهدى القوم الظلمين ہے۔ اسی کو قوم ظالمین قرار دیا گیا ہے۔ اور مذکورہ بالا قاعدۂ زبان کے رو سے واحد کی ضمیروں کے بعد قوم ظالمین کو جمع کے طور پر استعمال کرنا بغرض تشریح بھی ہے۔ جس سے ایک فائدہ رفع التباس ورفع اشتباہ کا بھی حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے شان بلاغت کے لحاظ سے تناسب کا فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ رفع التباس کا فائدہ اس طرح کہ من اظلم ممن افترى الخ کے رو سے وہم اس طرف جا سکتا ہے۔ کہ شاید اس سے مراد مدعی نبوت کاذبہ ہو لیکن جب ماقبل وما بعد کے کلام پر غور کرتے ہیں کہ احمد رسول جو مدعی نبوت صادقہ ہیں ان کی تصدیق کا سامان بینات ان کی معیت میں موجود ہے۔ اور آپ کے مخالفین مکذبین محض دہوکا دینے کے لئے آپ کے بینات کو سحر مبین کہنے والے ہیں تو انہی بینات کو سحر مبین قرار دینے والوں کو اظلم اور مفتری اور یدعی الی الاسلام کے حالات کے رو سے قوم ظالمین قرار دیدیا اور قوم کا لفظ استعمال کر کے بتا دیا کہ من اظلم یا یدعی الی الاسلام کی ضمیر سے جو شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ اسے بقاعدۂ مذکورہ بالا واحد مثلہ بالا مدعی کاذب نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ قوم سمجھنی چاہیئے جس کا ظالم ہونا ایک طرف بینات

کو سحر مبین کے کہنے کی بنا پر ہے۔ اور دوسری طرف ازروئے آیت یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم خدا کے نور کو بجھانے کی ناپاک کوشش کی بنا پر جن کو واللہ لا یھدی القوم الظالمین میں قوم ظالمین کہا گیا ہے۔ انہی کو بعد کے فقرہ میں ولو کرہ الکافرون کہہ کر کافر کہا ہے۔ اب کافر کون ہیں۔ وہی احمدؐ رسول کے منکر اور قالوا سحر مبین اور لیطفئوا نور اللہ بافواھھم کو بھی آپس میں باہمی تناسب ہے۔ اور وہ اس طرح کہ بینات کو سحر مبین کہنے والوں کا قول بھی منہ کی پھونکوں سے بینات پر پردہ ڈالنا اور خدا کے نور کو بجھانے کے لئے ناپاک کوشش ہے۔ اور لیطفئوا نور اللہ بافواھھم کے فقرہ میں بھی وہی مونہوں کی پھونکوں کا ذکر ہے۔ گویا بینات کو سحر مبین کہنا ہی مونہوں کی پھونکیں ہیں۔ اب اس تشریح سے وہ شبہ کی صورت جو مدعی کاذب کے متعلق وہم میں آسکتی تھی۔ رفع ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہم قالوا سحر مبین کی عبارت سے لیکر ولو کرہ الکافرون تک سب کلام احمدؐ رسول کے مکذبین اور قوم ظالمین و کافرین کے متعلق قرار دیں۔ تو ایک ہی طرح کے مضمون سے ترتیب الفاظ و فقرات بالکل مسلسل پائی جاتی ہے۔ اور کوئی الجھن محسوس نہیں ہوتی۔

لیکن اگر ہم من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام کے فقرہ سے مدعی کاذب مراد لیں۔ تو اس کے آخر میں واللہ لا یھدی القوم الظالمین کا کیا جوڑ بن سکتا ہے۔ بجز اس کے کہ ہم یہ قرار دیں۔ کہ وہ مدعی کاذب ایک شخص نہیں۔ بلکہ ایک قوم ہے۔ جو مدعی کاذب ہونے سے سب کی سب ظالم ہو گئی۔ اب اگر اظلم اور مفتری اور یدعی الی الاسلام مدعی کاذب ہے۔ تو اس کے مقابل تو فقرہ بلحاظ شان بلاغت واللہ لا یھدی الظالمین ہونا موزون اور مناسب تھا۔ نہ کہ واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دورہ انسپکٹر وصایا

چوہدری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع گوجرانوالہ کا دورہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احباب ان سے تعاون فرماویں۔ اور نئی وصایا کرانے میں خاص طور پر کوشش کی جائے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید کے موقعہ پر مشرق و مغرب کے ملنے کا خوشکن نظارہ

حج اور قربانی کے فلسفہ۔ فلسطین کے حالات اور تازہ نشانات پر خطبۂ عید

(از جناب چودھری مشتاق احمد صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔ بی واقف زندگی)

دُور دُور کے احباب کی شمولیت

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الاضحیہ ۱۶ نومبر بروز جمعہ منائی گئی۔ باوجودیکہ چھٹی نہ تھی۔ احباب بہت دور دور سے شرکت کے لئے تشریف لائے۔ نہ صرف انگریز اور ہندوستانی بلکہ دوسرے ممالک افریقہ عراق عرب کے کئی مسلمان بھی شریک ہوئے ان کے علاوہ بعض مقامی معززین بھی مدعو تھے۔

خطبہ عید

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے عید الاضحیٰ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عید سے قبل حج ہوتا ہے۔ جو ہر مسلمان پر جسے اس کی استطاعت ہو۔ کم از کم ایک بار زندگی میں فرض ہے۔ یہ حج روحانی مدارج کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جملہ ارکان حج کی ادائیگی کے آخر میں قربانی مقرر کرنے کا یہ مقصد ہے۔ کہ تا حاجی جو دن رات خدا تعالےٰ کی یاد میں والہانہ طور پر مصروف رہا۔ جو علائق دنیا اور اس کی مسرتوں کو خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ کر حقیقی عاشق کی طرح اپنے محبوب کے در پر دھونی رما لیتا ہے۔ اس عشق الٰہی کی بلندی میں اس کو اپنی زندگی حقیر اور بارگاہِ ایزدی میں اسے قربان کر دینا سہل معلوم ہونے لگا۔ اس قلبی کیفیت کے اظہار کے لئے اس نے جانور کو ذبح کیا۔ اور اس طرح اپنے مولیٰ کے حضور تصویری زبان میں خود اپنی جان کی قربانی پیش کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

اس قربانی کی ایک حقیقت یہ بھی ہے۔ کہ حاجی شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہوئے اور ارتکاب ذنوب سے کلی اجتناب کرتے ہوئے ایک جانور کی قربانی پیش کرتا ہے۔ اور گویا اس طرح وہ خدا تعالیٰ سے اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ رضائے الٰہی کی خاطر اپنی ان تمام جسمانی خواہشات اور ان تمام شہوات نفس سے جو اسے اس کے مولیٰ سے دُور لے جائیں اور اس کی محبت میں رخنہ انداز ہوں کنارہ کش رہے گا۔ پس یہ قربانی حصول تقویٰ اور اظہار محبت الٰہی کا ایک ذریعہ ہے۔

عید الاضحیٰ ہر مسلم کے قلب میں انسانیت کے تین کی قربانی کی یاد تازہ کر دیتی ہے۔ ان کی قربانی کامل روحِ اطاعت کا ایسا اظہار ہے۔ جو انسانیت کے لئے تا ابد مشعل راہ کا کام دیگا۔

مردوں کے لئے مثال

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رویا میں دیکھا کہ آپ حضرت اسماعیلؑ کو ذبح فرما رہے ہیں۔ اپنے بیٹے کی قربانی کو منشائے الٰہی تصور کرتے ہوئے ضعیف العمر مگر صاحب ثروت و دولت باپ اپنے پدری جذباتِ محبت پر ضبط کرتے ہوئے۔ اس امر کا کامل احساس رکھتے ہوئے کہ یہی بیٹا اس کا واحد وارث ہے۔ اس کی قربانی پیش کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ ابراہیمؑ کے جذبۂ اطاعت کے مظاہرہ کو قبول کرتے ہوئے اس کی نسل کو اتنا بڑھانے کا وعدہ کیا۔ کہ وہ گنی نہ جاسکے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تمام مردوں کے لئے یہ مثال قابلِ تقلید ہے۔

نوجوانوں کے لئے مثال

ہمارا دوسرا ہیرو نوجوان اسمٰعیلؑ ہے جس نے اپنے باپ کی اطاعت کی روح کا اظہار کیا۔ جب باپ نے اسے اپنا رویا سناتے ہوئے اس کا منشاء معلوم کرنا چاہا۔ تو اسماعیلؑ نے باوجود اس علم کے کہ وہی اپنے دولت مند باپ کا وارث ہے۔ کہا۔ میرے پیارے باپ جو خدا حکم دیتا ہے۔ اسے بجا لائیے۔ آپ یقیناً مجھے صابرین میں سے پائیں گے۔ نوجوانوں کے لئے یہ مثال یقیناً ہمیشہ سامنے رکھنے کے قابل ہے۔

عورتوں کے لئے مثال

پھر حضرت ہاجرہؓ کا تصور ذہن میں لائیے۔ کہ کس طرح ویرانے میں جہاں نہ آبادی تھی۔ اور نہ کسی متنفس کا وجود اپنے اکلوتے بیٹے کے ساتھ رہنا قبول کیا۔ اور اس طرح نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے عزیز از جان پسر کے لئے بھی موت کو خدا تعالیٰ کی خاطر قبول کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس شاہزادی کی قربانی کو قبول کیا۔ اس کو اور اس کے بچے کو بچانے کا سامان پیدا کر دیا۔ اور دنیا کی عورتوں کے لئے اس کو قابل تقلید مثال بنا دیا۔

احباب جماعت سے خطاب

جناب مولوی صاحب نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ برادران! ان تین مقدس ہستیوں کے نقش قدم پر قربانیاں پیش کئے بغیر دنیا کے دوسرے لوگوں کی طرح پڑے رہنے سے ہم خدا کی وہ رضا حاصل نہیں کر سکتے۔ جو دنیا میں روحانی انقلاب بپا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

واقعات عالم پر تبصرہ

بعد ازاں واقعات عالم پر تبصرہ فرماتے ہوئے آپ نے مسئلہ فلسطین کا خاص طور پر ذکر کیا۔ آپ نے حکومت کے اس رویہ کو جس کا مسٹر بیون نے اظہار کیا ہے۔ کہ وہ سوچ سمجھ کر تحقیق کے بعد قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ بنگاہ تحسین دیکھا۔ اور دعا فرمائی۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ٹھیک فیصلہ تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے مندرجہ ذیل نکات بیان فرمائے۔ قضیہ فلسطین کے تصفیہ کے وقت جن کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

فلسطین کے متعلق اظہار خیالات

عرب اہالیان فلسطین کو حق آزادی حاصل ہونا چاہیئے۔ انکی مرضی کے خلاف یہودیوں کی کثرت کو وہاں داخل کر دینا ان تمام مواعید کی روح کے خلاف ہے جو اتحادیوں نے امن اور عدل و مساوات کے بارہ میں کئے۔ وہ لوگ جنہیں اپنے وطنوں سے محبت ہے فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کے بارہ میں عرب رویہ کی صحت کا انکار نہیں کر سکتے۔

یہودیوں کے اس دعویٰ میں قطعاً کوئی معقولیت نہیں ہے کہ وہ دو ہزار سال قبل وہاں آباد اور حاکم تھے۔ تمام تاریخ دان اصحاب سے یہ مخفی نہیں کہ وہ فلسطین پر باہر سے حملہ آور ہوتے تھے اور ان کے مورث اعلیٰ ابراہیم میسوپوٹیمیا سے آکر اسی ملک میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔ مسلمان عربوں نے فلسطین کو یہودیوں سے نہیں بلکہ عیسائیوں سے حاصل کیا تھا۔ جن کا بیشتر حصہ بعد میں اسلام کی آغوش میں آگیا تھا۔

بعض سیاستدانوں کے نظریہ تقسیم کے بارہ میں فرمایا کہ یہ فلسطینیوں کے حقوق پر بے جا دخل اندازی ہے۔ کیا یہ سیاستدان اپنے ملکوں میں ایک دشمن ریاست کے قیام کو گوارا کر سکتے ہیں؟ جو چیز انہیں خود اپنے لئے پسند نہیں وہ دوسرے پر کیوں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہودیوں کے لئے بھی یہ ٹھیک نہیں کہ وہ فلسطین میں جو عرب ریاستوں سے گھری ہوئی ہے علیحدہ ریاست قائم کر کے مستقل خطرہ کے ماتحت زندگی بسر کریں۔

آخر میں فرمایا یہودا اسکریوطی نے تیس چاندی کے سکوں کے بدلے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسیح کو یہودیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔ اور اس کے نتائج بھگتے۔ اب جو قوم مسیح کے مولد کو یہودیوں کے پاس ان کے سونا اور چاندی کے بدلے بیچ ڈالے گی۔ اسکو بھی ضرور اس کے نتائج بھگتنے پڑیں گے۔

تازہ نشانات کا ذکر

آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ ہمیں اپنے تازہ نشانوں سے نوازتا رہا ہے۔ ۱۹۰۶ء میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا۔ "چمک دکھلاؤں گا میں اس نشان کی پنج بار" خدا تعالیٰ نے اس نشان کی تجلی دو بار ۱۹۰۵ء اور ۱۹۳۶ء میں زلزلوں کی صورت میں ہندوستان میں ظاہر کی اور دو بار ۱۹۱۴ء، ۱۹۱۸ء اور ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء میں عالمگیر جنگوں کی صورت میں یورپ اور دوسرے ممالک میں اس نشان کی چمک ظاہر ہوئی پانچویں چمک کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا۔ "اگر میں چاہوں تو اس دن خاتمہ" ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اتحادیوں کی فتح کے بارہ میں بہت عرصہ قبل بہت سے رویا بیان فرمائے۔ جن کا ذکر آپ میرے ۱۹۴۴ء اور مابعد کے خطبات میں پائیں گے۔ اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کی شکست سے قبل لیبر پارٹی کی غیر معمولی کامیابی کے متعلق رؤیا دیکھا

سٹالن کے متعلق رویاء

پھر ۲۶۔ اور ۲۷ اگست کی درمیانی شب میں سٹالن کو رویا میں ایک ملکہ کی صورت میں دیکھا۔ اس رویاء میں حضور نے محسوس کیا کہ سو گئے ہیں۔ دیر کے بعد کسی نے گھبرا کر جگا دیا اور کہا کہ سٹالن کو جسے سب روس کی ملکہ خیال کرتے ہیں اور اس وقت تک عورت ہی کی شکل ہے۔ خون کی قے آئی ہے اور حالت خراب ہے۔ حضرت اقدس گھبرا کر اٹھے تو دیکھا کہ ملکہ یا سٹالن نڈھال ہو کر بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہے آپ کو فکر ہوا کہ اس کا کیا علاج کیا جائے اور کمرہ کے ایک طرف گئے۔ جہاں مسٹر گاندھی کمرہ میں آئے۔ اور حضرت کے ساتھیوں سے کہہ رہے ہیں کہ اس کی حالت خراب ہے۔ اور یہ مر جائیگی اور روس قوم سخت غضب میں آ جائے گی کہ ہماری ملکہ کو زہر دیکر مار دیا۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ تاکہ آپ لوگوں کے نام یہ واقعہ نہ لگ جائے۔ اس بات پر عمل کرنے کے ارادہ سے حضرت اقدس نے جلدی میں اپنا کوٹ اور پگڑی پہنی۔ اور پھر اس کمرہ میں گئے۔ وہاں خیال آیا۔ کہ ملکہ تو ابھی زندہ ہے اسے اس حالت میں چھوڑ کر چلے جانا تو اخلاق کے خلاف ہے۔ اور کہا کہ جو کچھ بھی ہو۔ اس کی حالت کی درستی یا موت تک وہیں ٹھہریں گے۔

اس عرصہ میں اس نے آنکھیں کھولیں اور نہایت نقاہت سے کہا۔ دودھ منگوا دیں۔ حضرت اقدس نے اسے کہا بہت اچھا۔ اور ارادہ فرماتے ہیں کہ کسی کو دودھ منگوانے کے لئے بھجوائیں کہ حضرت اقدس کی آنکھ کھل گئی۔

یہ رویاء سٹالن کی علالت کی خبر کی اشاعت سے قبل ہی اخبار میں شائع ہو چکا تھا۔ یہ بہت سی باتوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کمیونسٹ روس کا ایک نہ ایک دن مذہب کی طرف رجحان ہوگا۔ موجودہ حالت سے وہ ایک دن بیزار ہو جائے گا۔ اور اس طویل روحانی خشک سالی کے بعد اس کے قلب میں بے چینی پیدا ہوگی تا اسکو اپنے خالق کی طرف رجوع کرے۔ اور اسلام کو قبول کئے بغیر کہیں بھی سکون حاصل نہ ہوگا —

۱۹۰۳ء میں خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رویا دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں زار روس کا عصا دیا گیا ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میں خوارزم شاہ بخارا کی کمان دیکھی یہ رویا بھی ظاہر کرتے ہیں کہ روسی اک دن اسلام قبول کر کے ہماری مبارک تحریک میں شامل ہو جائیں گے۔ اور انہیں حقیقی اطمینان اسلام کے سوا کہیں بھی نصیب نہ ہوگا۔

ہماری حالت اور ہمارا ایمان

ایک مادہ پرست انسان بے شک ہماری ان باتوں کا یقین نہیں کرے گا۔ اور وہم پر پہنچے گا لیکن ہم جو خدا کی قدرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی یقین پر قائم ہیں۔ کہ اس کے وعدے ضرور اپنے وقت پر پورے ہو کر رہیں گے۔

آپ مسیح کے حواریوں ان پڑھ مچھیروں کا تصور ذہن میں لائیے۔ اولین صحابہ کی حالت دیکھئے۔ اسی طرح آج ہم اس مسجد میں جو شہر کی عظیم الشان عمارتوں کے مقابلہ میں واقعی مسجد نبوی کے ابتدائی چھپر کی طرح ہے۔ اس امر کے مدعی ہیں کہ سلطنتیں اور بادشاہتیں ہمارے سلسلہ میں داخل ہو جائیں گی۔ دنیا اسلام کی صداقت کو تسلیم کر کے ایک نئی زندگی حاصل کرے گی تب پھر نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی۔

خطبہ عید کے بعد چونکہ جمعہ کا وقت بھی ہو چکا تھا۔ اس لئے نماز جمعہ ادا کی گئی۔

خطبات اور نماز کے دوران میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے اور ریلینٹ نیوز ایجنسی کے فوٹوگرافر فوٹو لینے میں مصروف رہے۔ انہوں نے مختلف حالتوں کے فوٹو لئے۔ خطبات سنے۔ اور ضروری معلومات زبانی حاصل کیں۔

باہمی عید مبارک

عید کے بعد باہمی عید مبارک شروع ہوئی جس کے دوران میں کپلنگ کے مقولہ "مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب اور دونوں کبھی نہ ملیں گے" کی ظاہری صورت میں بھی عملی تغلیط ہوتی دیکھی احمدیت نے مشرق اور مغرب کو اسلامی اخوت میں اسطرح باندھ دیا کہ کوئی دوری نہ رہی۔ وہ سینے جو احساس برتری۔ قومی تفوق کے جذبہ۔ رنگ و نسل کے امتیاز۔ کینہ۔ بغض کے جذبات کی آماجگاہ ہو سکتے تھے۔ شفاء لما فی الصدور کے قرآنی جام سے اسطرح صاف ہو گئے۔ کہ ان میں کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہی۔ ایک انگریز اور ایک غیر انگریز کا تہنیت عید کے ساتھ آپس میں ملنا نہایت خوش کن نظارہ تھا۔ غرض ایک خدا میں جمع ہو کر وہ وحدت پیدا ہو گئی۔ کہ مشرق نہ مغرب کا سوال ہی نہ رہا۔ بے شک ابھی انگریز نومسلموں کی تعداد قلیل ہے۔ اور یہ نظارہ ہمکو وسیع پیمانہ پر نظر نہیں آتا۔ لیکن روحانی بصیرت رکھنے والی آنکھ۔ اس میں خوش آئند مستقبل کی جھلک محسوس کر سکتی ہے۔ خدا کے الہام نے بے شک شروع میں یہی خبر دی ہے کہ پرندے کچھ ہی پکڑے جائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ احادیث اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں افق مغرب سے شمس الاسلام کے طلوع کی بشارت بھی موجود ہے خدا کرے اسلام کا سورج جلد ظاہر ہو۔ اور یہ تاریکی چھٹ جائے۔

دعوت طعام اور ملاقات

آخر میں لنچ کی تقریب تھی۔ خواتین کو پہلے علیحدہ کھانا کھلا دیا گیا۔ اور اس کے بعد مردوں نے کھانا کھایا۔ بہت سے نئے دوستوں سے تعارف پیدا ہوا۔ احباب برائیٹن اور نیوکاسل تک سے شرکت کے لئے آئے تھے۔ گو دفاتر میں چھٹی نہ تھی اور معذرتوں کا ایک انبار وصول ہو چکا تھا۔ لیکن پھر بھی احباب کی ایک کافی تعداد جمع ہو گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے واقعی عید کا روز لائے۔ جس طرح ہم ایک دوسرے کے گلے ملے۔ اسی طرح سارا انگلستان یورپ اور ساری دنیا خدا کے گلے سے لگ جائے اس رنگ میں حقیقی عید وہی ہوگی۔ جب یہ بچھڑی ہوئی مخلوق پھر اپنے خالق کے آستانہ کی طرف بڑھے گی۔ اور مادیت میں نہیں ملکہ

بلکہ روحانیت میں حقیقی سکون و امن تصور کرے گی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے مصلح الموعود کے ذریعہ سرزمین عالم کے مختلف خطوں میں یہ رو تو چلا دی ہے۔ اب ہم اس وقت کے منتظر ہیں۔ جب یہ رو بحر زخار کی شکل اختیار کرے گی۔ خدا وہ دن جلد لائے۔

ذبح عظیم پر تقریر براڈکاسٹ کیگئی

جناب مکرم مولوی صاحب نے بی بی سی کی خواہش کی تعمیل میں ذبح عظیم کے موضوع پر عید کے روز ہی ساڑھے تین بجے ۸ منٹ تقریر براڈکاسٹ فرمائی۔ تقریر بہت دلچسپ تھی ہندوستان میں احباب نے اسے سنا ہوگا۔

شکریہ

ناظر صاحب اعلیٰ۔ محاسب صاحب اور ان کے عملہ کا شکریہ ہے کہ انہوں نے ۲۹ و ۳۰ نومبر تعطیل کے ایام میں کام کیا۔ اور ۳۰ نومبر کو بعد نماز مغرب تک دفتر محاسب کام کرتا رہا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

چونکہ ۳۰ نومبر کی شام تک جماعتوں میں وصول ہونے والی رقوم بہر حال یکم دسمبر اور پھر ۲ دسمبر کو اتوار کے دوسرے دن روانہ ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ۴ دسمبر تک جو رقوم مرکز میں وصول ہوں گی۔ وہ وقت معینہ کے اندر ہی جائینگی۔

بارھویں سال کا وعدہ کرنے والے ہر مخلص کو معلوم ہے کہ اس سال میں کم سے کم گیارھویں سال سے اضافہ کے ساتھ وعدہ ہونا ضروری ہے کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ میں یہی مطالبہ ہے۔ جو عنقریب خطبہ آپ کے پیش ہونے پر آپ کا دل آپ کا اخلاص و آپکا ایمان بولے گا کہ مجھے بارھویں سال میں نہ صرف اضافہ کرنا ضروری ہے۔ بلکہ غیر معمولی اضافہ کرنا ضروری ہے اسی طرح نئی پانچ ہزاری فوج بھی سال دوم میں وعدے دے۔ اس کی ایک سہولت عنقریب خطبہ میں شائع ہو رہی ہے (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

درخواست دعا

محمد داؤد ولد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ولد مولوی قطب الدین صاحب پونا T.B ہسپتال میں زیر علاج ہے سل کا اپریشن ہو چکا ہے۔ اور ابھی ہسپتال ہی میں ہے۔ وہ احباب سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ مکمل صحت و شفا کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

323

ٹی۔آئی مڈل سکول کاٹھ گڑھ کے لئے امداد

انتظامیہ کمیٹی ٹی۔آئی مڈل سکول کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کو سکول مذکور کی امداد کے لئے جماعت کے ذی ثروت چندہ احباب سے -/۵۰۰ روپیہ تک مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے:۔

(۱) اس چندہ کی وجہ سے مرکز کے لازمی چندوں (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ) پر اثر نہ پڑے۔ یعنی نہ تو مرکزی چندوں میں کمی واقع ہو۔ اور نہ مرکزی چندوں کو ملتوی کیا جائے

(۲) کوئی چندہ بغیر رسید وصول نہ کیا جائے۔

(۳) جن احباب سے یہ چندہ لیا جائے۔ ان کے متعلق تسلی کرلی جائے۔ کہ ان کے ذمہ مرکزی چندوں سے کچھ بقایا تو نہیں۔

(۴) آمد کا باقاعدہ حساب رکھا جائے۔

(۵) پانچ سو روپیہ سے زیادہ رقم وصول نہ کی جائے۔ (ناظر بیت المال)

وی پی ضرور وصول کرلیں

جن احباب کی قیمت ختم ہے۔ ان کو وی پی بھیجے جارہے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ مہربانی فرماکر ضرور وصول کرلیں۔ ورنہ وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات وملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہوجائیں گے اور دفتر کو جو نقصان ہوگا وہ اس سے الگ ہے۔ (منیجر)

مسلم حقوق اور ہندو راجیہ

اسوقت مسلمانان ہند میں یہ سوال بڑے زور سے اٹھ رہا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ان کا کانگرس میں شامل ہونا مفید ہوگا۔ یا مسلم لیگ کے ہمنوا ہو کر وہ اپنے حقوق حاصل کرسکتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک نہایت ضروری اور اہم سوال ہے۔ جس کا فیصلہ اسی وقت ہو جانا چاہیئے۔ اور بھولے بھالے اور حقیقت سے بے خبر مسلمانوں کو بتانا چاہیئے۔ کہ اس وقت ان کا بغیر تصفیہ حقوق ہندو اکثریت سے مل جانا خطرناک قومی غلطی ہوگی۔ جس کا آسان طریق یہ بھی ہے کہ انہیں رسالہ "مسلم حقوق اور ہندو راجیہ" پڑھوا دیا جائے تاکہ انہیں ہندو اکثریت کے دلی منصوبوں کا علم ہوسکے۔ اور وہ جان لیں کہ اس وقت احرار وغیرہ کے کہنے میں آکر کانگرس کا ساتھ دینا۔ ان کے لئے کس قدر مضر اور مہلک ہے۔ (خاکسار مہتمم نشر واشاعت قادیان)

جلسہ سالانہ کیلئے سقوں وغیرہ کی ضرورت

عام طور پر بیرونی جماعتیں اس بات کا ذکر کیا کرتی ہیں۔ کہ جماعتوں کے کارکنان مثلاً سقے۔ نان پز۔ باورچی وغیرہ اگر طلب کئے جائیں۔ تو جلسہ کے لئے ارزاں مل سکتے ہیں اس لئے فی الحال جماعت ہائے ضلع گورداسپور ہوشیارپور۔ سیالکوٹ۔ امرتسر کے احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس سال اگر ایک ایک دو دو سقوں کا انتظام کرکے اطلاع دیں۔ تو مشکور ہوں گا۔

مجھے یہ اطلاع ۸ دسمبر تک مل جانی چاہیئے

(ناظم سپلائی سٹور)

سردیوں کے تحفے

اونی سٹاکنگ

سویٹر

جرابیں

مفلر

وغیرہ

کنٹرول قیمت پر خریدیں!

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اکثر بیماریوں کی جڑ

منہ کی بدبو۔ خون آنا۔ پیپ کا نکلنا۔ اور دانتوں کا ہلنا ہے۔ جوکہ اکسیر دنداں کے استعمال سے بفضل تعالیٰ دور ہوجاتا ہے

قیمت شیشی ایک اونس -/۱۲/۱

حمیدیہ فارمیسی قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکالیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ "حمیرا فی" استعمال کرنا چاہیئے

قیمت فی تولہ چھ ماشہ ۸؎ تین ماشہ ۱۲؎

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت ہے ہمیں اپنی ادویہ کے لئے قادیان شریف اور دوسرے مقامات کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں اور سٹاکسٹوں کی ضرورت ہے فوراً لکھیے

ابن ماڈل ٹاؤن لاہور

دواخانہ خدمت خلق کا ایک خاص تحفہ

زدجام عشق

احباب دواخانہ ہذا کی تیار کردہ ادویہ کے سریع التاثیر ہونے کی معترف ہیں۔ بموسم سرما کے ایک خاص تحفہ یعنی زدجام عشق صحیح اور پورے اجزاء یعنی کستوری خالص۔ زعفران۔ روغن بسم الفار وغیرہ سے نہایت احتیاط کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ قیمت بالکل واجبی رکھی گئی ہے یعنی ایک روپیہ کی چھ گولیاں۔ دوست جلد منگواکر فائدہ اٹھائیں۔

دواخانہ خدمت خلق

باجازت امور عامہ

جائیداد کی خرید وفروخت کے متعلق مجھ سے خط وکتابت کریں

خاکسار

قریشی محمد مطیع اللہ

قریشی منزل۔ دارالعلوم قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۹ر نومبر۔ موہن سنگھ جنہوں نے سنگاپور پر جاپانیوں کے قبضہ کے بعد ۱۹۴۲ء میں پہلی آزاد ہند فوج کی بنیاد رکھی تھی۔ اور مسٹر سین گپتا کو جو مسٹر سبھاش چندر بوس کے لیزن افسر تھے۔ لال قلعہ دہلی میں لایا گیا ہے۔ ڈیفنس کونسل کے ممبروں نے ان دونوں سے ملاقات کی۔

ڈیرہ دون ۲۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چندر سنگھ گڑھوالی جس نے ۱۹۳۲ء میں پشاور میں کانگرسیوں کے ایک جلوس پر گولی چلانے سے انکار کر دیا تھا۔ اور جسے کورٹ مارشل نے ۱۴ سال قید سخت کی سزا دی تھی۔ یو۔پی اسمبلی کے انتخابات میں گڑھوال کے حلقہ سے کھڑا ہوگا۔

واشنگٹن ۲۹ر نومبر۔ کل سینیٹر ایڈون جانسن نے سینٹ میں اتحادی اقوام کی مجلس کے رکن کی حیثیت سے امریکہ کے فرائض کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ امریکہ یقیناً تیزی سے روس کے ساتھ جنگ کی طرف مائل ہو رہا ہے۔

سنگاپور ۲۹ر نومبر۔ ایک سرکاری رپورٹ میں اب یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ ۱۰ر مارچ ۱۹۴۲ء کو جبکہ جاپانیوں نے ملایا پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور جاوا اور سماٹرا میں لڑائی ہو رہی تھی۔ جزائر کرسمس میں مقیم ایک ہندوستانی فوج نے بغاوت کر دی تھی۔ اور اس نے فوجوں کے کمانڈنگ افسر کیپٹن ولیم اور چار دوسرے نان کمشنڈ افسروں کو قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد ہندوستانیوں نے جزیرہ میں مقیم تمام یورپین باشندوں کو مطلع کیا کہ انہیں ہلاک کیا جانے والا ہے۔ اس موقعہ پر ڈسٹرکٹ افسر اور باغی لیڈروں کے درمیان طویل بحث و تمحیص ہوئی۔ جس کے بعد یورپین باشندوں کا قتل ملتوی کر دیا گیا۔ بعد میں ہندوستانیوں نے ان قیدیوں کو جاپانیوں کے حوالہ کر دیا۔ اب باغی لیڈروں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۹ر نومبر۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ اتحادی اقوام کی انجمن کے ابتدائی کمشن میں شدید اختلاف رائے کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ر نومبر۔ صدر ٹرومین نے اعلان کیا کہ میں تین بڑے لیڈروں کی مزید میٹنگوں کے حق میں نہیں ہوں۔ امریکہ پوٹسڈم کانفرنس کے فیصلوں میں تبدیلی کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

لاہور ۲۹ر نومبر۔ حکومت پنجاب نے ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء سے پولیس کے اپر سٹاف کی تنخواہوں میں حسب ذیل اضافہ کر دیا ہے۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی تنخواہ ۵۵ کی بجائے ۸۰ سے شروع ہوگی۔ سب انسپکٹر کی تنخواہ ۸۰/- روپے کی بجائے ۱۲۰/- سے شروع ہوا کرے گی۔ اور انسپکٹر پولیس کی تنخواہ ۱۸۰/- کے بجائے ۲۵۰/- سے شروع ہوا کرے گی۔ لوئر سٹاف کی تنخواہوں کا مسئلہ بھی حکومت کے زیر غور ہے۔

ہیگ ۲۹ر نومبر۔ ڈاکٹر ڈلانگ مین وزیر خارجہ ہالینڈ نے ڈچ پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ پہلے انڈونیشن لیڈر ڈاکٹر شاریک ڈچ حکام سے گفت وشنید کرنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن اب وہ انتہا پسندوں کے ہاتھ پڑ گئے ہیں۔ اور انہوں نے ڈچ سلطنت میں حکومت خود اختیاری کا ہی مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ مکمل آزادی کا مطالبہ کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ جب تک انتہا پسندوں کو غیر مسلح اور دبایا نہیں جاتا۔ اس وقت تک گفت وشنید کا کوئی امکان نہیں۔ ڈاکٹر لانگ مین نے مزید اعلان کیا۔ کہ ڈچ گورنمنٹ انڈونیشن باشندوں کو وزارت اور پارلیمنٹ میں کافی اکثریت دینے کے لئے تیار ہے۔ جہانتک خارجہ امور کا تعلق ہے۔ ہم انڈونیشیا کو ہالینڈ کا مساوی حصہ دار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ انڈونیشیا حکومت خود مختاری اور آزادی کے لئے تیار ہو چکا ہے۔

لاہور ۲۹ر نومبر۔ سونا ۸۳-۱۲-۰ روپے چاندی ۱۲-۱۴-۰ روپے۔ پونڈ ۵۸-۰-۰ روپے

امرت سر ۲۹ر نومبر۔ سونا ۸۶-۴-۰ روپے۔ چاندی ۱۲-۱۴-۰ روپے۔ پونڈ ۵۸/- روپے

طہران ۲۹ر نومبر۔ حکومت ایران نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ آذربائیجان کے باغیوں کا لشکر دارالسلطنت طہران کی طرف بڑھ رہا ہے۔ حکام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دارالحکومت کا دفاع ہر قیمت پر کیا جائے۔

یروشلم ۲۸ر نومبر۔ یہودی اخبارات نے تل ابیب کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ یہودیوں کی نقل مکانی کو ناجائز قرار دینے کے متعلق جو اقدام بھی کیا جائیگا فلسطین کے ۶ لاکھ یہودی اسکی مدافعت کرینگے۔ آل اسرائیل نقل مکانی کو ناجائز قرار دینے کا فیصلہ ہرگز قبول نہیں کر سکتی۔ اور اس مدافعت میں جان ومال کا جو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اسے برداشت کرے گی۔

طہران ۲۸ر نومبر۔ سوویٹ گورنمنٹ نے ایران گورنمنٹ کے نوٹ کا جواب دے دیا ہے۔ عملی طور پر ایران کی تمام درخواستوں کو نامنظور کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر نومبر۔ کیمبرج یونیورسٹی مجلس مہاراجہ نیپال کو لنڈن کے نیپالی سفارت خانہ کی وساطت سے درخواست بھیج رہی ہے۔ کہ انڈونیشیا سے گورکھا فوجیں ہٹالی جائیں۔

جموں ۲۸ر نومبر۔ حکومت کشمیر نے ایک پریس کمیونک میں اس الزام کی تردید کی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے پر مجبور کیا جائیگا۔ اور ریاستی مسلمانوں کو ہندی پڑھنے پر مجبور کرنے کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا۔

نئی دہلی ۳۰ر نومبر۔ آج حکومت ہند نے ایک کمیونکے جاری کیا ہے۔ جس میں انڈین نیشنل آرمی کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ ۶۰ ہزار سپاہی جاپان نے قید کئے تھے۔ جن میں سے ۴۰ ہزار تو وفاداری کے حلف پر قائم رہے۔ ۲۰ ہزار نیشنل آرمی میں شامل ہو گئے۔ جن میں سے پانچہزار ہندوستان پہنچے۔ اڑھائی ہزار کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو لوگ حکومت ہند کے خلاف لڑتے رہے۔ ان کے اتنے بڑے قصور کے باوجود ان کے بال بچوں کا الاؤنس بند نہ کیا گیا۔ جس دن سے ان کو دشمن کے قبضہ سے نکالا گیا ہے۔ اسی دن سے ان کو تنخواہ دی جائیگی۔ اور ۲۸ دن کی چھٹی دے کر ان کو گھر بھیج دیا جائیگا۔ ان ایام کی بھی ان کو تنخواہ دی جائے گی۔ ایک ہزار سات سو آدمیوں کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے۔ تین ہزار آٹھ سو کے متعلق یقین ہے۔ کہ انہوں نے ہندوستان پر چڑھائی کرنے کے لئے دشمن کا ساتھ دیا۔ ان کے متعلق بھی یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ان پر رحم کیا جائے۔ ان کو فوج سے الگ کر دیا جائے گا۔ اور تنخواہ ضبط کر لی جائے گی۔ مگر جن کے متعلق یہ پایا جائیگا۔ کہ انہوں نے اپنے ملک کے آدمیوں پر مظالم کئے۔ اور ان کی جانیں لیں۔ ان پر مقدمات چلائے جائینگے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ان کے رشتہ داروں کو اطلاع دے دی جائیگی۔ جب تک تحقیقات مکمل نہ ہو جائے۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا۔ کہ ان کی کیا تعداد ہے۔ مگر ۵۰ سے زیادہ اور ۲۰ سے کم نہ ہو گی۔

لنڈن ۳۰ر نومبر۔ ہاؤس آف کامنز میں بیان کیا گیا ہے کہ جنگ میں ۱۱۴۹۷۹ ہندوستانی مارے یا پکڑے گئے یا زخمی ہوئے۔

لنڈن ۳۰ر نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے فلسطین کے بارے میں اعلان کیا ہے۔ کہ عرب لیگ نے امریکہ اور انگلستان کے اعلان کا جواب تیار کر لیا ہے۔ جو اس ہفتہ کے آخر تک لنڈن اور واشنگٹن بھیج دیا جائیگا۔

لنڈن ۳۰ر نومبر۔ سیام کا بادشاہ اپنے ملک کو روانہ ہو گیا ہے۔ بادشاہ کی عمر ۲۰ سال ہے۔

نئی دہلی ۳۰ر نومبر۔ گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ سنگاپور میں جن ہندوستانی سپاہیوں کو جاپانیوں نے قیدی بنایا تھا۔ ان میں سے ایک ہزار کا کوئی اتہ پتہ نہیں ملتا۔